22843 ـ مسلسل ہوا خارج ہونا اور وضوء ٹوٹنا

سوال

مجھے مسلسل ہوا خارج ہونے کی مشکل درپیش ہے، تو کیا قیام کے بعد نماز فجر کے لیے مجھ پر وضوء کرنا واجب ہے، اور اسی طرح چاشت کی نماز کے لیے بھی ؟
میرے لیے ایسا کرنا مشکل ہے کیونکہ کثرت سے پانی استعمال کرنے کی بنا پر مجھے بیماری لگ چکی ہے.
آپ سے گزارش ہے کہ میرے سوال کا جتنی جلدی ممکن ہو جواب دیں، کیونکہ میں نماز کے متعلق بہت پریشان ہوں پتہ نہیں کہ اللہ تعالی قبول کرتا ہے یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اگر تو پانی استعمال کرنے سے آپ کو بیمار کردیتا ہے تو آپ کے لیے تیمم کرنا جائز ہے.

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

پانی کی موجودگی میں تیمم کرنے کے لیے مرض کي حد کیا ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" وہ بیماری جس میں پانی استمعال کرنے سے بیماری زیادہ ہونے یا زخم صحیح ہونے میں تاخیر ہوتی ہو "

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (5 / 345).

دوم:

مسلسل پیشاب اور ہوا خارج ہونے کا حکم استحاضہ والا حکم ہے، اور پیشاب، اور ہوا اور شرمگاہ سے خارج ہونے والا خون وضوء کو توڑ دیتا ہے.

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اللہ تعالی تم پر کوئی تنگی نہیں کرنا چاہتا، لیکن تمہیں پاك کرنا اور تم پر اپنی نعمتیں پوری کرنا چاہتا ہے تا کہ تم شکر ادا کرو المآئدۃ (6).

اور ایك مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

اللہ تعالی تمہارے ساتھ آسانی کرنا چاہتا اور تمہارے ساتھ تنگی نہیں کرنا چاہتا البقرۃ (185).

اسی لیے انہیں ہر نماز کے لیے نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد وضوء کرنے کی رخصت دی گئی ہے، اور یہ لوگ اپنی حالت میں ہی نماز ادا کرینگے چاہے دوران نماز ہی ان کی ہوا یا پیشاب یا خون خارج ہو جائے.

یہ حکم اس کے لیے ہے جس کا وضوء قائم ہی نہ رہے، اور اگر اس میں انقطاع اور وقفہ پیدا ہوتا وہ اس طرح کہ اس انقطاع کے دوران نماز ادا کرنا ممکن ہے تو اس پر واجب ہے کہ وہ اس وقت وضوء کر کے نماز ادا کرے جب اس میں وقفہ پیدا ہوتا ہو.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" مسلسل پیشاب کی بیماری میں مبتلا شخص کی دو حالتیں ہیں:

پہلی حالت:

اگر تو اسے مسلسل پیشاب آتا ہو یعنی رکتا ہی نہیں بلکہ جب بھی مثانہ میں جمع ہوا پیشاب خارج ہوجائے تو یہ شخص نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد وضوء کرے اور اپنی شرمگاہ پر لنگوٹ وغیرہ باندھ کر نماز ادا کر لے اور خارج ہونے سے اسے کوئی ضرر و نقصان نہیں ہوگا.

دوسری حالت:

اگر اس کا پیشاب رك جاتا ہو چاہے پیشاب کرنے کے دس یا پندرہ منٹ بعد ہی رکے تو ایسے شخص کو پیشاب رکنے کا انتظار کرنا ہوگا اور رکنے کے بعد وضوء کر کے نماز ادا کرے، چاہے نماز باجماعت بھی رہ جائے.

دیکھیں: اسئلۃ الباب المفتوح سول نمبر (17) ملاقات نمبر (67).

اصل یہی ہے کہ وضوء نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد کیا جائے:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابی حبیش نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا:

مجھے استحاضہ کی بیماری ہے آیا میں نماز چھوڑ دوں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے: نہیں، بلکہ یہ تو رگ کا خون ہے حیض نہیں، تو جب تجھے حیض آئے نماز چھوڑ دو، اور جب حیض ختم ہو جائے تو اپنا خون دھو کر نماز ادا کرو، پھر تم ہر نماز کے لیے وضوء کرو حتی کہ وہ وقت آ جائے "

صحیح بخاری حدیث نمبر(226) یہ الفاظ بخاری کے ہیں، صحیح مسلم حدیث نمبر (333).

لیکن وہ نمازیں جن کا وقت شروع ہونے کے بعد وضوء کرنا مشکل ہے مثلا نماز جمعہ اور نماز عید تو اس کا وقت شروع ہونے سے کچھ دیر قبل وضوء کرنا جائز ہے.

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

جس شخص کی مستقل اور مسلسل ہوا خارج ہوتی ہو وہ کس طرح وضوء کر کے نماز ادا کرے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" اگر تو آپ کا حال ایسا ہے جیسا آپ بیان کر رہے ہیں، اور آپ کی ہوا مسلسل خارج ہوتی ہے تو آپ ہر نماز کے لیے نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد وضوء کریں، اور اس کے بعد خارج ہونے والی ہوا آپ کو کوئی نقصان نہیں دیگے.

لیکن نماز جمعہ کے لیے آپ خطیب کے خطبہ شروع کرنے سے کچھ دیر قبل وضوء کریں جس میں آپ کے لیے خطبہ سننا اور نماز ادا کرنا ممکن ہو سکے.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (5 / 412).

اور اگر آپ کے لیے ہر نماز کے لیے وضوء کر کے وقت کے اندر نماز ادا کرنی مشکل ہو تو آپ کے لیے دو نمازیں ظہر اور عصر ایک ہی وقت میں ایک وضوء کے ساتھ ادا کرنی جائز ہیں، اور اسی طرح مغرب اور عشاء بھی ایک ہی وضوء کے ساتھ جمع کر لیں.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے استحاضہ والی عورت کو دو نمازیں جمع کرنے کی رخصت دی ہے.

اس حدیث کو علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود حدیث نمبر (284) میں صحیح قرار دیا ہے.

اور آپ قیام اللیل اور تراویح بھی عشاء کے وضوء کے ساتھ ادا کر سکتے ہیں.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

کیا استحاضہ والی عورت کے عشاء کے وضوء کے ساتھ آدھی رات کے بعد قیام اللیل کرنا جائز ہے ؟

شیخ کا جواب تھا:

" اس مسئلہ میں اختلاف پایا جاتا ہے، بعض اہل علم کا مذہب یہ ہے کہ اگر آدھی رات گزر جائے تو اسے وضوء کی تجدید کرنا ہوگی، اور ایك قول یہ ہے کہ: اس کے لیے وضوء کی تجدید لازم نہیں، اور راجح بھی یہی ہے.

دیکھیں: فتاوی المرأۃ المسلمۃ (1 / 292 - 293).

اور رہا چاشت کی نماز کے متعلق تو یہ نماز مؤقتہ ہے اس لیے اس کا وقت شروع ہونے کے بعد وضوء کرنا ضروری ہے، اور اس کا وقت طلوع شمس سے پندرہ منٹ بعد سے شروع ہوتا اور ظہر سے پندرہ منٹ قبل تك رہتا ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا:

کیا اس عورت کے لیے فجر کے وضوء کے ساتھ چاشت کی نماز ادا کرنی جائز ہے ؟

تو شیخ کا جواب تھا:

یہ صحیح نہیں؛ کیونکہ چاشت کی نماز مؤقت یعنی اس کا بھی وقت ہے، اس لیے اس کا وقت شروع ہونے کے بعد وضوء کرنا ضروری ہے؛ اس لیے کہ یہ عورت استحاضہ والی عورت کی طرح ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے استحاضہ والی عورت کو ہر نماز کے لیے وضوء کرنے کا حکم دیا ہے.

واللہ اعلم .